ساحل کا جاوید غامدی کے نام خط: پراسرار خامشی

برادر مکرم ومحترم جناب غامدی صاحب!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی خدمت میں تین عریضے بذریعہ ای میل اور رجسٹرڈ ڈاک ارسال کیے گئے لیکن ہم ابھی تک ان کے جوابات سے محروم ہیں۔ آپ کے حلقہ متاثرین کی جانب سے بعض ایسے فون موصول ہوئے جن کا مدعا نامناسب معلوم ہوا۔ لہٰذا آپ کو مطلع کرنا ضروری سمجھا گیا۔ مثلاً ایک کم فہم نے فون پر متنبہ کیا کہ وزیر اطلاعات محمد علی درانی صاحب حکومت میں غامدی صاحب کے نمائندہ ہیں انہی کی سفارش پر وزیر اطلاعات بنائے گئے ہیں۔ المورد کی مجلس نظماء کے رکن ہیں لہٰذا تمہارے رسالے کو بند کرا دیا جائے گا۔ ایک دوسرے کج فہم نے ارشاد کیا کہ عدالت تو بعد کی بات ہے جیل کی دیواروں کے پیچھے نظر آؤ گے۔ غامدی صاحب کے بارے میں شائع کرنا ترک کر دو۔ چیف جسٹس کا انجام تمہارے سامنے ہے۔ حکومت اس قدر طاقت ور ہے کہ وہ چیف جسٹس کو معطل کر سکتی ہے تو ساحل کیا؟ اس کی اشاعت کیا؟ اس کا عملہ کیا؟ مجھے یقین ہے کہ اس طرح کی گفتگو کرنے والے غالی معتقدین ہر گروہ میں شامل ہوتے ہیں اور اس طرح کے اقدامات اپنی نیک نیتی، ایمان اور اخلاص کی گرم جوشی کے باعث کرتے ہیں اور ان غالی معتقدین سے کوئی ادارہ کوئی جماعت، کوئی تنظیم خالی نہیں، لیکن اس جذباتیت کے پس پشت کوئی واقعاتی حقیقت بھی ہو سکتی ہے لہٰذا آپ کو مطلع کرنا ضروری سمجھا گیا۔ چوں کہ آپ دلیل، مکالمے کی بات کرتے رہے ہیں اور ہمیشہ آپ نے دلیل مکالمے ومباحثے کو ترجیح دی ہے اس لیے آپ کے پیروکاروں کی یہ روش کچھ عجیب لگی ہے ساحل صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ وہ علمی سفر میں درپیش تمام خطرات اور مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ حق کے اظہار میں موانعات آتے ہیں اور آنے چاہئیں۔ انشاء اللہ ہم انھیں اللہ کی رحمت اور اس کے فضل وکرم سے برداشت کریں گے۔ بات صرف یہ ہے کہ ساحل کے صفحات آپ کے جوابات کے لیے پہلے بھی حاضر تھے اب بھی حاضر ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ ہماری اس فراخ دلانہ پیش کش کے جواب میں آپ کے مکتب فکر نے حیرت انگیز خموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اگر آپ اس بحث کو اشراق کے صفحات پر منتقل کرنا چاہیں تو ہمیں کوئی تردد نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ہمارا موقف من وعن شائع کیا جائے اور قطع وبرید سے گریز کیا جائے۔ ساحل اب آپ کے اصول ومبادی پر نقد ونظر کا دروازہ کھول رہا ہے۔ اس ضمن میں صرف چند استفسارات ہیں: [۱] آپ نے اب سنت کا جو مفہوم اخذ کیا ہے اس کا ماخذ مصدر منبع اور مرجع کیا ہے؟ ماضی میں آپ سنت ثابتہ، وحی غیر متلو، حدیث کو بھی ماخذ دین سمجھتے تھے، اچانک یہ ماخذات غیر ماخذات میں کیسے تبدیل ہو گئے؟ وہ کیا اصول تھے جس کے تحت ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۹۴ء تک قرآن، سنت ثابتہ، وحی غیر متلو، حدیث ماخذات دین تھے، اب نہیں رہے ان اصولوں کا ماخذ کیا فکر فراہی ہے یا فکر اصلاحی یا تاریخ اسلامی۔ ان اصولوں کو تعمل امت سے کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے؟ آپ کا ایک اہم اصول جو ماخذ علم غامدی ہے وہ ارتقاء ہے ارتقاء کے اصول کیا ہیں اور ارتقاء سے رجوع کے اصول کیا ہیں؟ کس مقام پر ارتقاء ختم ہو جائے گا اور اس اختتام کے اصول کہاں سے اخذ ہوں گے؟ سنت پر آج آپ کا جو ارتقاء یافتہ موقف ہے کیا یہ حتمی قطعی ابدی اور آخری ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا آپ منصب پیغمبر پر فائز ہیں کہ جس کا ہر حرف وحی کی روشنی میں قطعی اور آخری ہوتا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آپ نے سنت پر آج جو پندرہواں موقف اختیار کیا ہے وہ ارتقاء کے اصول کے تحت پھر تبدیل نہ ہو جائے گا۔ اس صورت میں سنت پر گفتگو اسی وقت شروع ہو سکتی ہے جب آپ حتمی طور پر ارشاد فرما دیں کہ سنت پر موجودہ موقف آپ کا حتمی اور قطعی موقف ہے۔ حمید الدین فراہی اور اصلاحی اور دبستان شبلی کو آپ نے اس امت کی تاریخ میں خیر کل قرار دیا ہے لیکن ان تینوں شخصیات کے افکار میں سنت کے اس مفہوم کا کوئی بروز بھی نظر نہ آ سکا جس کا دعویٰ آپ نے کیا ہے؟ تو کیا آپ شبلی فراہی واصلاحی کے تصور سنت سے انحراف کرتے ہیں؟ یہ انحراف جزوی ہے یا کلی؟ اس انحراف بغاوت کے اصول کیا ہیں۔ یہ اصول شبلی واصلاحی وفراہی نے متعین کیے یا خود آپ کے وضع کردہ ہیں۔ آپ کا اصول ارتقاء ابھی تک آپ سے مکالمے ومباحثے کے سلسلے میں بنیادی رکاوٹ ہے۔ اس اصولِ ارتقاء کے اصول متعین معین کیے بغیر کوئی گفتگو شروع نہیں ہو سکتی۔ براہ کرم اس ضمن میں ہماری رہنمائی فرمایے تاکہ آپ کے تصور سنت سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ [مولوی محمد طارق، ۳۰ رمئی ۲۰۰۷ء]

جاوید غامدی صاحب کا جواب

برادر مکرم   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اپنا کام کریں ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔   جاوید غامدی